تیئسواں باب

ناپاک کنواں پاک کرنا

مسئلہ شرعی یہ ہے کہ اگر کنویں، گڑھے یا گھڑے وغیرہ میں تھوڑی سی بھی ناپاکی گر جاوے تو ان کا پانی نجس ہو جاوے گا، کہ نہ پیا جاسکتا ہے، نہ اس سے وضو وغیرہ جائز۔ ایک قطرہ پیشاب کنویں کو گندا کر دیتا ہے، سمندر، تالاب یا بہتا پانی ان کے احکام جداگانہ ہیں۔ مگر غیر مقلد وہابی کہتے ہیں کہ جب پانی دو مٹکے ہو تو اس میں خواہ کتنی ہی نجاست پڑ جاوے ناپاک نہ ہوگا، جب تک کہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے، لہٰذا ان کے نزدیک کنویں میں خوب ہگو موتو، کنواں پاک ہے شوق سے اس کا پانی پیو وضوء کرو۔ پھر طرہ یہ ہے کہ اس مسئلے پر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہیں کہ انہوں نے گندگی گر جانے پر کنویں کو ناپاک کیوں قرار دیا۔ مسلمانوں کو پیشاب کیوں نہ پینے دیا۔ حنفیوں کو چاہئے کہ نہ تو غیر مقلد وہابیوں کے پیچھے نمازیں پڑھیں نہ ان کے کنوؤں کا پانی بے تحقیق پئیں۔ ان کے کنویں اکثر گندے ہوتے ہیں، جن سے یہ لوگ کپڑے دھوتے، نہاتے اور وضو کرتے ہیں، نہ ان کے بدن پاک، نہ کپڑے پاک چونکہ اس مسئلہ کا یہ لوگ بہت مذاق اڑاتے اور آوازیں کستے ہیں اور کہتے ہیں، کہ یہ مسئلہ احادیث کے بالکل خلاف ہے، اس لئے ہم اس مسئلہ کی بھی دو فصلیں کرتے ہیں، پہلی فصل میں اس مسئلہ کے دلائل، دوسری فصل میں اس پر اعتراضات مع جوابات۔

پہلی فصل

کنویں کا ناپاک ہونا

کنواں خواہ کتنا ہی گہرا ہو، اور اس میں کتنا ہی پانی ہو۔ اگر اس میں ایک قطرہ شراب یا پیشاب یا چوہا بلی وغیرہ گر کر مر جاوے تو ناپاک ہے بغیر پاک کئے اس کا پانی استعمال کے قابل نہیں۔ اس کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہیں۔ جن میں سے ہم بطور نمونہ چند پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہوں:

حدیث ۱تا۴: مسلم، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہٗ نھیٰ ان یبال فی الماء الراکد ثم یتوضا فیہo

ترجمہ: منع فرمایا نبی ﷺ نے اس سے کہ ٹھہرے پانی میں پیشاب کیا جاوے پھر اس سے وضو کیا جاوے۔

حدیث ۵تا۹: مسلم وطحاوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب فقال کیف یفعل یا اباھریرۃ قال یتناولہٗ تناولاہ

ترجمہ: فرمایا نبی ﷺ نے کہ کوئی شخص ٹھہرے پانی میں جنابت سے غسل نہ کرے ابوسائب نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ! پھر جنبی کیا کرے، فرمایا علیحدہ پانی لے لے۔

یہ حدیث احمد، ابن حبان، عبدالرزاق وغیرہ ہم بہت محدثین نے مختلف راویوں سے بالفاظ مختلفہ روایت فرمائی۔

ان احادیث سے معلوم ہوا، کہ گھڑے، کنویں اور تمام ٹھہرے ہوئے پانیوں میں نہ پیشاب کرے نہ جنابت کا غسل، اگر ایسا کرلیا گیا، تو پانی گندا ہوکر قابل استعمال نہ رہے گا۔ اگر دو مٹکے پانی گندگی گرنے سے ناپاک نہ ہوتا، تو حضور ﷺ یہ ممانعت نہ فرماتے۔

حدیث ۱۰تا۱۲: ترمذی حاکم، (مستدرک)، ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ سے روایت کی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی الاناء غسل سبع مرات اولھن بالتراب واذا ولغ الھرۃ غسل مرۃ اللفظ لابن عساکرہ

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ جب برتن میں کتا چاٹ جاوے تو سات بار دھویا جاوے پہلی بار مٹی سے مانجھا جاوے اور جب بلی چاٹ جاوے تو ایک بار دھویا جاوے۔

ان احادیث سے پتا لگا کہ اگر برتن میں کتا منہ ڈال دے تو برتن سات بار دھویا جاوے اور ایک بار مٹی سے بھی مانجھا جاوے اور اگر بلی برتن سے پی لے تو ایک بار ہی دھویا جاوے، برتن خواہ چھوٹا ہو، جیسے ہانڈی، لوٹا یا ٹبرا جس میں دو چار مٹکے پانی آجاوے اگر دو مٹکے پانی کسی نجاست سے ناپاک نہیں ہوتا، تو وہ برتن کیوں ناپاک ہوجاتا ہے۔ جس میں یہ پانی ہے، کتے کا منہ تو پانی میں پڑا اور پانی برتن سے لگا ہوا ہے جب برتن نجس ہوگیا تو پانی یقیناً نجس ہوگیا خواہ دو مٹکے ہو یا کم وبیش۔

حدیث۱۳تا۱۵: دارقطنی، طحاوی نے ابوالطفیل سے اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

ان غلاما وقع فی بیر زموزم فنزحت٥

ترجمہ: زمانہ صحاب میں چارہ زمزم میں ایک لڑکا گر گیا، تو کنویں کا پانی نکالا گیا۔

حدیث۱۶تا۱۵: ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے حضرت عطا سے روایت کی، عطاء تابعی ہیں:

ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فامر ابن الزبیر فنزح ماء ھا فجعل الماء الینقطع فنظر فاذا عین تجری من قبل الحجر الاسود فقال ابن الزبیر حسبکم٥

ترجمہ: کہ ایک حبشی چاہ زمزم میں گر کر مر گیا حضرت عبداللہ ابن زبیر نے حکم دیا، پانی نکالا گیا، پانی ختم نہ ہوتا تھا اندر دیکھا تو ایک چشمہ آب حجر اسود کی طرف سے آرہا تھا ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کافی ہے۔

حدیث۱۸: بیہقی نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

عن ابن عباس ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فانزل رجلا الیہ فاخرجہٗ ثم قال انزحوا مافیھا من ماء٥

ترجمہ: وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ چاہ زمزم میں ایک حبشی گر کر مر گیا تو آپ نے ایک آدمی کو اتارا جس نے اسے نکالا پھر ابن عباس نے فرمایا کہ جو پانی کنویں میں ہے اسے نکال دو۔

ان احادیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اگر کنویں میں کوئی خون والا جاندار مر جاوے تو کنواں نجس ہو جاوے گا۔

دوسرے یہ کہ ناپاک کنویں کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا پانی نکال دیا جاوے، اس کی دیواریں وغیرہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

تیسرے یہ کہ اگر کنویں کا پانی ٹوٹ نہ سکے تو پروانہ کی جاوے، جو پانی فی الحال موجود ہے وہی نکال دیا جاوے، اس کی دیواریں وغیرہ دھونے کی ضرورت نہیں۔ جو بعد میں آتا رہے اس کا مضائقہ نہیں۔

چوتھے یہ کہ جس ڈول و رسی سے ناپاک کنویں کا پانی نکالا جاوے اسے دھونا ضروری نہیں، کنویں کے ساتھ وہ بھی پاک ہو جاویں گے، اگر غیر مقلد وہابی ان احادیث میں غور فرمالیں۔ تو امام صاحب کو گالیاں دینا، حنفیوں کا مذاق اڑانا اور آوازے کسنا چھوڑ دیں۔

حدیث۱۹: طحاوی شریف نے امام شعبی تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

عن الشعبی فی الطیر و السنور ونحوھما یقع فی البیر قال ینزح منھا اربعون دلواہ

ترجمہ: امام شعبی چڑیا، بلی وغیرہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر یہ کنویں میں مرجاویں تو چالیس ڈول پانی نکالا جاوے۔

حدیث۲۰: طحاوی نے حضرت حماد ابن سلیمان تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

انہٗ قال فی دجاجۃ وقعت فی بیر فماتت قال ینزح قدر اربعین دلوا او خمسین ثم یتوضا منھاہ

ترجمہ: آپ فرماتے ہیں کہ جب کنویں میں مرغی گر کر مرجائے تو اس سے چالیس یا پچاس ڈول نکالے جاویں پھر اس سے وضو کیا جاوے۔

حدیث۲۱: طحاوی شریف نے حضرت میسرہ اور زادان سے روایت کی:

عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا سقطت الفارۃ او الدبۃ فی البیر فانزحھا حتٰی یغلبک المآءہ

ترجمہ: حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب چوہا یا کوئی اور جانور کنویں میں مرجائے تو اس کا پانی نکالو یہاں تک کہ پانی تم پر غالب آجائے۔

حدیث۲۲: طحاوی نے حضرت ابراہیم نخعی تابعی سے روایت کی:

عن ابراھیم فی البیر تقع فیھا الفارۃ قال ینزح منھا دلاءہ

ترجمہ: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب کنویں میں چوہا گر جاوے تو اس سے کچھ ڈول نکالے جاویں۔

حدیث۲۳: شیخ علاؤالدین محدث نے بحوالہ طحاوی حضرت انس سے روایت کی: (واللہ اعلم)

عن انس انہٗ قال فی الفارۃ اذا ماتت فی البیر واخرجت من ساعتھا ینزح منھا عشرون دلواہ

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب چوہا کنویں میں گر جاوے اور فوراً نکال لیا جائے تو بیس ڈول نکالے جاویں۔

حدیث۲۴: ابوبکرابن ابی شیبہ نے حضرت خالدابن مسلمہ سے روایت کی:

ان علیا سئل عمن بال فی بیر قال ینزح٥ (انتصارالحق،ص ۲۵۷)

ترجمہ: حضرت علی سے پوچھا گیااس بارے میں کہ کوئی کنویں میں پیشاب کردے فرمایا کہ کنویں کا پانی نکالا جائے۔

یہ چوبیس روایتیں بطورنمونہ پیش کی گئیں،جن سے معلوم ہوا کہ گندی چیزگر جانے سے کنواں نجس ہوجانا،اور پانی کا نکالنا،اس کی پاکی ہے،اگرزیادہ تحقیق دیکھنی ہوتو طحاوی شریف اورصحیح البہاری شریف کا مطالعہ فرماویں۔

عقلی دلائل: عقل کا تقاضا بھی یہ ہے کہ کنواں وغیرہ نجاست پڑنے سے نجس ہوجاویں،کیونکہ جب نجاست لگ جانے سے کپڑا،جسم برتن وغیرہ تمام چیزیں نجس ہوجاتی ہیں،تو پانی جو پتلی چیز ہے جس میں نجاست بہت زیادہ سرایت کرجاتی ہے۔بدرجہ اولیٰ ناپاک ہوجانا چاہئے۔نیز جب دو مٹکے دودھ،تیل،پتلا گھی،شہد،لسی نجاست پڑنے سے نجس ہوجاتے ہیں تو پانی ان چیزوں سے زیادہ پتلا ہے،وہ بھی ضرورناپاک ہوجانا چاہئے۔ورنہ فرق بیان کروکہ دو مٹکے دودھ کیوں ناپاک ہوجاتا ہےاوراتنا پانی کیوں نہیں نجس ہوتا۔اس لئے سرکارمحمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:"کہ سوکر جاگو تر بغیر ہاتھ دھوئے پانی میں نہ ڈال دو"۔(مسلم وبخاری) پانی خواہ دو قلے ہو یا کم وبیش،دیکھو بے وضوآدمی کو پانی میں ہاتھ ڈالنے سے منع فرمایا،ہاں ناپاک چیزوں کے پاک کرنے کے طریقے مختلف ہیں تانبے،شیشے کے برتن صرف پونچھ دینے سے پاک ہوجاتے ہیں۔ناپاک جوتا صرف چلنے پھرنے اورمٹی سے رگڑ جانے سے پاک ہوجاتا ہے،نجس زمین میں صرف سوکھ جانے اوراثر نجاست جاتے رہنے سے پاک ہوجاتی ہے۔نجس کپڑااور جسم دھونے سے پاک ہوتے ہیں،ایسے ہی ناپاک کنواں پانی نکالنے سے پاک ہوجاتا ہے۔ناپاک دودھ،تیل،پاک دودھ وتیل کے ساتھ ملکر بہہ جانے سے پاک ہوجاتے ہیں۔بہرحال حق یہ ہے کہ کنواں وغیرہ نجاست گرنے سے نجس ہوجاتا ہے۔پھران کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔

دوسری فصل

اس مسئلہ پر اعتراضات وجوابات

اب تک غیرمقلد وہابی اس مسئلہ پرجس قدراعتراضات کرسکے ہیں ہم ان کے جوابات تفصیل وارعرض کرتے

ہیں، اگراس کے بعدکوئی اوراعتراض ہمارے علم میں آیا تو انشاءاللہ اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن میں اس کا جواب بھی دے دیا جاوے گا۔

اعتراض ا: ترمذی شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال قیل یا رسول اللہ انتوضا من بیر بضاعة وھی بیر یلقٰی فیھا الحیض ولحوم الکلاب ولنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المآء طھور لا ینجسهٗ شیءo

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! کیا ہم بضاعہ کنویں سے وضو کرسکتے ہیں، بضاعہ ایسا کنواں تھا، جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی تھیں تو حضور نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرسکتی۔

بضاعہ مدینہ پاک میں ایک کنواں تھا۔ جس میں ہر قسم کی گندگی حتیٰ کہ مرے کتے بھی پھینک دیے جاتے تھے، مگر اس کے باوجود سرکار نے کنویں کی ناپاکی کا حکم نہ دیا۔ تعجب ہے کہ حضور تو بضاعہ کنویں کو کتے، حیض کے کپڑے اور ہر قسم کی گندگی گرنے پر بھی ناپاک نہیں فرماتے، مگر امام ابوحنیفہ ایک قطرہ پیشاب گر جانے پر بھی سارا کنواں ناپاک کہہ دیتے ہیں، حنفیوں کا یہ مسئلہ حدیث کے بالکل خلاف ہے۔ کیا ابوحنیفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پاک وستھرے تھے۔

جواب: اس اعتراض کے چند جوابات ہیں: ایک یہ کہ یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے کیونکہ یہاں پانی میں کوئی قید نہیں ہوتا کہ کتنا پانی ناپاک نہیں، تو چاہئے کہ گھڑے لوٹے میں بھی یہ حیض کے کپڑے کتوں کے گوشت ڈال کر پیا کرو، کیونکہ پانی کو کوئی چیز ناپاک کرتی ہی نہیں۔

دوسرے یہ کہ اگر یہاں پانی سے کنویں کا پانی ہی مراد ہو، اور مطلب یہ ہو کہ کنویں کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی، تو بھی آپ کے خلاف ہے، کیونکہ تم کہتے ہو کہ اگر نجاست سے کنویں کے پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جاوے تو نجس ہو جاوے گا، وہ کون سا کنواں ہے جو مرے کتوں، حیض کپڑوں اور بدبودار چیزوں کے گرنے کے باوجود ان کا رنگ، بومزہ نہ بدلے، دن رات کا تجربہ ہے کہ اگر ایک مرغی بھی کنویں میں پھول پھٹ جاوے تو پانی میں سخت تعفن آجاتا ہے اس حدیث کی رو سے آپ کو فتویٰ دینا چاہئے کہ وہابیوں کے کنوؤں میں مردار، کتے، سور، حیض کے کپڑے خوب ڈالے جاویں اور تم اسی بدبودار پانی کو پیتے رہو، تم نے بو اور مزہ بدلنے کی قید کہاں سے لگائی۔

تیسرے یہ کہ یہ حدیث تمام ان احادیث کے خلاف ہے جو ہم پہلی فصل میں بیان کر چکے ہیں۔ تعجب ہے کہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے کو بھی منع فرماتے ہیں اور یہاں مردار کتے ڈالنے سے ممانعت نہیں فرماتے، لہٰذا یہ حدیث قابل عمل نہیں، تمام مشہور حدیثوں کے خلاف ہے۔

چوتھے یہ کہ یہ حدیث قیاس شرعی کے بھی خلاف ہے، جیسا کہ ہم پہلی فصل میں بیان کر چکے ہیں اور جب احادیث میں تعارض ہو تو جو حدیث خلاف قیاس ہو، وہ واجب الترک ہے اور جو مطابق قیاس ہو وہ واجب العمل ہے لہٰذا ان احادیث پر عمل کرو جو ہم پہلی فصل میں عرض کر چکے۔

پانچویں یہ کہ بضاعہ کنواں ہمارے ملک کے کنوؤں کی طرح نہ تھا۔ بلکہ اس کے نیچے پانی جاری تھا۔ جیسا کہ آج مکہ معظّمہ کے کنویں نہر زبیدہ پر بنے ہوئے ہیں، اور مدینہ منورہ کے کنویں نہر زرقا پر واقع ہیں، بظاہر کنویں معلوم ہوتے ہیں، مگر درحقیقت وہ آب رواں کی نہریں ہیں، چونکہ پانی جاری تھا، اس لئے جو گندگی گری بہہ گئی، پاک وصاف پانی آ گیا نہ اس میں بو تھی، نہ کوئی گندگی، جاری نہر اور جاری دریا کا حکم یہی ہے۔

چنانچہ امام طحاوی نے امام واقدی سے نقل کیا:

ان بیر بضاعۃ کانت طریقا للمآء الی البساتین فکان الماء لایستقر فیھا٥

ترجمہ: بضاعۃ کنواں پانی کا راستہ تھا جو باغوں میں جاتا تھا، ان میں پانی ٹھہرتا نہ تھا۔

اس صورت میں تمام احادیث متفق ہو گئیں اور مسئلہ بالکل حل ہو گیا۔ لہٰذا کنواں گندگی گرنے سے نجس ہو جاتا ہے۔

اعتراض ۲: ترمذی شریف نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسئل عن المآء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہٗ من السباع والدواب قال اذا کان المآء قلتین لم یحمل الخبث٥

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نے سنا نبی ﷺ کو حالانکہ آپ سے اس پانی کے متعلق سوال ہوا جو جنگلوں میں ہوتا ہے، جس پر درندے اور جانور وارد ہوتے ہیں، تو حضور نے فرمایا کہ جب پانی دو مٹکے ہو تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ دو مٹکے پانی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا، امام ترمذی نے محمد ابن اسحاق سے روایت کی کہ دو قلے پانچ مشکیزہ ہوتے ہیں، جب پانی مشکیزے پانی نجس نہیں ہوتا کنویں میں تو سیکڑوں مشکیزے پانی ہوتا

ہے، وہ کیسے نجس ہوسکتا ہے۔"

جواب: اس کے چند جوب ہیں: ایک یہ کہ یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو مٹکے پانی، کبھی ناپاک نہیں ہوتا خواہ کتنی ہی نجاست گرے۔ خبث میں مقدار نجاست کی قید نہیں تو چاہئے کہ اگر دو مٹکے پانی میں چار مٹکے پیشاب پڑ جاوے اور اس کا بو، مزہ، رنگ سب پیشاب کا سا ہو جاوے تب بھی وہابی پیتے ہیں، رنگ و بو نہ بدلنے کی قید تم نے کہاں سے لگائی؟ یہ بھی حدیث کے خلاف ہے۔

دوسرے یہ کہ **لم یحمل الخبث** کے یہ معنی کیسے ہوئے کہ نجس نہیں ہوتا۔ اس کے معنی ہیں نجاست برداشت نہیں کرتا۔ یعنی نجس ہو جاتا ہے، جب یہ احتمال بھی موجود ہے تو تمہارا استدلال باطل ہے۔

تیسرے یہ کہ اگر یہ ہی معنی کئے جائیں کہ دو مٹکے پانی کبھی نجس نہیں ہوتا، تو یہ حدیث ان تمام حدیثوں کے خلاف ہے جو ہم پہلی فصل میں بیان کر چکے کہ حضور نے ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا خواہ دو مٹکے پانی ہو یا کم و بیش اور سیدنا عبداللہ ابن عباس نے چاہ زمزم میں ایک حبشی گرنے پر اس کا پانی نکلوایا، یہ کیوں وہاں تو ہزاروں مٹکے پانی تھا۔ لہٰذا یہ حدیث لائق عمل نہیں۔

چوتھے یہ کہ قلتین **قلة** کا تثنیہ ہے، قلہ مٹکے کو بھی کہتے ہیں اور انسان کی قدہ وقامت کو بھی اور پہاڑ کی چوٹی کو بھی یہاں قلہ کے معنی انسانی قد وقامت ہے، اور اس سے گہرائی کا اندازہ بتانا مقصود نہیں بلکہ لمبائی کا اندازہ بیان کرنا مقصود ہے، یعنی جب پانی بہہ رہا ہو اور دو قامت انسان کی بقدرا سے بہنے کیلئے فاصلہ مل جاوے تو اب کسی چیز سے نجس نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ پانی نہروں کی طرح رواں جاری ہے گندگی کو بہالے جاوے گا۔ فوراً دوسرا پانی آوے گا اس معنی سے احادیث میں تعارض بھی نہیں ہوگا اور ہر حدیث واجب العمل بھی ہوگی۔ یہ وجہ بہت بہتر ہے۔ کیونکہ اگر قلہ کے معنی ہوں مٹکا تو پتا نہ چلے گا کہ کتنا بڑا مٹکا، کہاں کا مٹکا اور پانچ مشک مقدار مقرر کرنا بھی درست نہیں کہ حدیث میں یہ مقدار مذکور نہیں۔ نیز یہ خبر نہیں کہ مشکیزہ کتنا بڑا اور کہاں کا۔ غرضکہ حدیث مجمل ہوگی، مجمل پر عمل ناممکن ہے۔

پانچویں یہ کہ اس حدیث میں وہ صورت مراد ہے کہ دو قلے پانی زمین پر خوب پھیلا ہوا بڑے حوض کی مقدار میں ہو یعنی سو ہاتھ سطح ہوگی۔ اب چونکہ یہ پانی تالاب کے حکم میں ہو گیا، لہٰذا معمولی گندگی گرنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ اس صورت میں بھی احادیث میں تعارض نہیں۔

اعتراض ۳: حنفیوں کا ڈول بڑا کمال والا ہے کہ ناپاک کنویں سے صرف ناپاک پانی چھانٹ کر نکال لاتا ہے۔

پاک پانی چھوڑ آتا ہے، حیرت ہے کہ جب کنویں میں چڑیا مرگئی جس سے سارا کنواں ناپاک ہوگیا اور حنفیوں نے اس میں سے صرف تیس ڈول نکالے تو یا تو کہو کہ سارا کنواں ناپاک ہی نہ ہوا تھا۔صرف تیس ڈول پانی ناپاک تھا جسے یہ کراماتی ڈول چھانٹ کر نکال لایا۔اگر کل کنواں ناپاک ہوگیا تھا۔تو تیس ڈول نکل جانے سے سارا پانی پاک کیسے ہو گیا۔

جواب: یہ کرامت وہابیوں کے ڈول میں بھی ظاہر ہوتی ہے۔جب کنویں کا پانی بومزہ رنگ بدل جانے کی وجہ سے ناپاک ہوجاوے اور کنواں چشمہ والا ہو جس کا پانی ٹوٹ نہ سکے۔اب وہابی صاحبان اسے پاک کریں۔بتاؤ اس صورت میں کل کنواں ناپاک ہوا ہے یا کچھ ڈول اگر کچھ ڈول پانی ناپاک ہوا ہے،تو وہابیوں کا ڈول واقعی کراماتی ہے کہ چھانٹ چھانٹ کر صرف گندا پانی نکال لایا اور پاک پانی کو ہاتھ نہ لگایا اور اگر کل کنواں ناپاک ہوا تھا تو کنویں کا کل پانی نکالا بھی نہیں، پانی کے آس پانی کی دیواریں دھوئی بھی نہ گئیں اور کنواں پاک ہوگیا یہ کیسے ہوا۔اس کا جو جواب وہابی دیں گے وہ ہی ہماری طرف سے بھی سمجھ لیں۔

جناب عالی چڑیا مرجانے سے سارا ہی کنواں ناپاک ہوجاتا ہے۔مگر ناپاک چیزوں کے پاک کرنے کے طریقے مختلف ہیں کوئی چیز سوکھ کر کوئی جل کر کوئی بہہ کر کوئی صرف پونچھ دینے سے پاک ہوجاتی ہے۔ایسے ہی اس کنویں کا پانی صرف آسانی کیلئے چالیس ڈول نکال دینے سے پاک ہوجاتا ہے۔دیکھو منی ناپاک ہے لیکن جب کپڑے میں لگ کر خشک ہوجاوے،تو صرف مل کر جھاڑ دینے سے کپڑا پاک ہوجاتا ہے۔تمہارا بھی یہ عقیدہ ہے، کہئے یہ کپڑا بغیر دھوئے پاک کیسے ہوگیا۔صرف آسانی کے لئے۔ایسے ہی آسانی کے لئے صرف چالیس ڈول نکال دینے سے سارا کنواں پاک ہوجاتا ہے۔

اعتراض۴: اگر چڑیا، چوہا مرجانے سے کنواں ناپاک ہوجاتا ہے۔تو ناپاک پانی کی وجہ سے کنویں کی دیوار بھی نجس ہوگئی اور جب اسے پاک کرنے کے لئے ڈول ڈالا گیا تو ڈول رسی بھی نجس ہوگئی تو چاہئے تھا کہ اسے پاک کرنے کو دیوار بھی دھوئی جاتی اور ڈول رسی بھی پاک کی جاتی۔

جواب: اس اعتراض کا جواب اعتراض نمبر۳ کے جواب میں گزر گیا کہ ایسے موقع پر شریعت آسانی کرتی ہے، کنویں کی دیواریں اور ڈول و رسی دھونے میں سخت دشواری تھی۔اس لئے اس کی معافی دی گئی۔تم بھی اپنے گندے کنویں پاک کرتے وقت نہ کنویں کی دیواریں دھوتے ہو نہ ڈول و رسی۔آپ کا یہ قیاس حدیث کے مقابل ہے اور نص

کے مقابل میں قیاس دوڑانا جائز نہیں۔ ہم پہلی فصل میں بتا چکے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس وغیرہ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم نے چاہ زمزم پاک کیا، مگر نہ اس کی دیواریں دھوئیں۔ نہ ڈول ورسی۔